

گوشہ فقہاء

فقیہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی

نام و نسب اور سکونت:

عبداللہ نام، ابوالبرکات کنیت، حافظ الدین لقب، والد کا نام احمد، دادا کا نام محمود ہے۔ نسف (بفحسین) کے باشندے تھے جو ماوراء النہر میں بلاد سغد سے ایک شہر کا نام ہے اسی نسبت سے آپ کونسی کہتے ہیں شہر نسف جس کو خشب بھی کہتے ہیں ایک زمانہ میں بڑا پُر رونق اور معمور شہر تھا لیکن مرور ایام اور حوادثِ زمانہ سے ویران ہو گیا۔ آپ بڑے عابد و زاہد، متقی، امام کامل، فقہ و اصول میں یگانہ روزگار اور مشہور متون نگار مصنفین میں سے ہیں۔ قال الاتفاق ہو، امام کامل فاضل منحور مدقق۔

تحصیل علوم:

آپ نے بڑے جلیل القدر و بلند پایہ محدثین و فقہاء شمس الانامہ محمد بن عبدالسارک روری، نجم العلماء علی بن محمد بن علی حمید الدین عزیز، بدر الدین خواہر زادہ وغیرہم سے علوم کی تحصیل کی اور آپ نے علامہ سفناتی وغیرہ سے سماع کیا۔

صاحب جواہر کی غلطی:

صاحب جواہر مضیہ نے حرف عین میں امام نسفی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ حافظ موصوف نے علم فقہ علامہ کروری سے حاصل کیا ہے اور احمد بن عتابی سے زیادات کی روایت کی ہے ملا علی قاری نے بھی انہی کی پیروی کی ہے۔ علامہ کفوی فرماتے ہیں کہ صاحب جواہر نے خود تصریح کی ہے کہ عتابی کی وفات ۵۸۹ھ میں ہوئی ہے اور امام نسفی کی وفات ۶۱۷ھ یا (۶۱۷ھ) میں ہوئی ہے پس امام نسفی متوفی ۶۱۷ھ کی روایت علامہ عتابی متوفی ۵۸۶ھ سے کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔

صاحب کنز کا فقہی مقام:

ابن کمال پاشا نے آپ کو فقہاء کے چھٹے طبقے میں شمار کیا ہے جو روایت ضعیفہ کو روایات

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۶۶﴾ رجب الثانی ۱۴۲۵ھ ☆ جون ۲۰۰۴ء

تویہ سے تمیز کر سکتے ہیں بعض حضرات نے آپ کو مجتہدین فی المذہب میں سے مانا ہے اور کہا ہے کہ جس طرح اجتہاد مطلق کا درجہ آئمہ اربعہ پر ختم ہو گیا ہے اسی طرح اجتہاد فی المذہب آپ پر ختم ہو گیا ہے قائل مذکور نے اس پر تفریع کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ امت پر ان میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔ علامہ بحر العلوم نے شرح تحریر الاصول اور شرح مسلم الثبوت میں اس قول کو رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ہرگز قابل اعتناء نہیں بلکہ یہ قول بلا شک و ریب رجما بالغیب ہے۔

تاریخ وفات:

میں شدید اختلاف میں ہے شیخ قوام الدین اتفاقی اور ملا علی قاری نے نیز صاحب کشف الظنون نے اعتماد الاعتقاد کا تعارف کراتے ہوئے ۱۰۷۱ھ ذکر کی ہے اور بعض حضرات نے ۱۰۷۱ھ علامہ قاسم بن قطلوبغا نے اپنے رسالہ الاصل فی بیان الوصل والفصل، میں ۱۰۷۱ھ کے بعد مانی ہے شیخ حموی نے اپنی شرح میں ذکر کیا ہے کہ ان کی وفات ماہ ربیع الاول ۱۰۷۱ھ میں جمعہ کی شب میں ہوئی ہے علامہ اتفاقی نے جائے وفات شہر ایذج بتایا ہے اور جائے دفن ”الجلال“ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ صاحب خلاصۃ الاصفیاء نے تاریخ وفات کے سلسلہ میں یہ قطع تحریر کیا ہے جس سے سن وفات ۱۰۷۱ھ نکلتا ہے۔

شد زدار فنا گلد بریں حافظ دین و متقی نفسی
مخزن جود گویتار بخش ہم بفرما دیگر تقی نفسی

علمی کارنامے:

امام نفی بڑے بلند پایہ مصنفین میں سے ہیں بالخصوص متن نگاری تو ان کی کلاۃ افتخار کا طرہ امتیاز ہے فروع میں متن وانی اور اس کی شرح کافی، فقہ میں مشہور متن کنز الدقائق اصول میں متداول و مقبول متن المسار اور اس کی شرح کشف اسرار، شرح منتخب حسامی، مصنفی شرح منظومہ نفی، مصنفی، شرح فقہ نافع، اعتماد الاعتقاد شرح عمدہ، فضائل الاعمال اور تفسیر میں مدارک تنزیل وغیرہ بھی آپ کی یادگار ہے۔

صاحب کشف الظنون نے شروح ہدایہ کے ذیل میں امام نفی کی شرح ہدایہ کا بھی تذکرہ کیا ہے لیکن طبقات تقی الدین میں بخط ابن شحہ مرقوم ہے کہ ان کی کوئی شرح ہدایہ معروف نہیں

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۶۷﴾ ربيع الثاني ۱۴۲۵ھ ☆ جون ۲۰۰۴ء

ہے۔ علامہ اتقانی نے غلیۃ البیان میں ذکر کیا ہے کہ امام نسفی نے چاہا تھا کہ ہدایہ کی شرح لکھوں لیکن جب ان کے ہم عصر عالم تاج الشریعہ نے یہ سنا اور فرمایا کہ ان کے لئے یہ زیبا نہیں تو امام نسفی نے اپنے اس ارادہ کو ختم کر دیا اور ہدایہ کے مثل ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام وافی ہے پھر اس کی شرح کی جس کا نام کافی ہے فکناہ شرح الہدایہ۔

کنز الدقائق کی جامعیت:

بظاہر کنز وغیرہ متون کی کتابیں جو آج کل موٹے موٹے حروف اور طویل الذیل حواشی کے ساتھ چھپی ہوئی ہیں دیکھنے والوں کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ کوئی بڑی کتاب ہے لیکن جن حروف میں آج کل اخبارات و جرائد یومیہ وغیرہ شائع ہوتے ہیں ان ہی حروف میں مثلاً کنز کو اگر لکھا جائے تو بلا مبالغہ کسی معمولی سی نوٹ بک میں پوری کتاب سما سکتی ہے ان متون کی نوعیت میرے خیال میں ان یادداشتوں کی سی ہے جو لیکچر وغیرہ دینے کے لئے نوٹ کر لیتے ہیں۔ اسلاف نے اس کی عجیب مشق بہم پہنچائی تھی دس دس صفحات میں جس کی تفصیل آ سکتی ہے اسی مضمون کو وہ سطر دوسطر میں اس طرح بند کر سکتے تھے کہ سارے مفصل مضمون پر وہ عبارت حاوی ہو سکتی تھی یہ ایک کمال تھا جسے اب نقص ٹھہرایا گیا ہے قضاء و افتاء کے کام کرنے والے حضرات ان یادداشتوں کو زبانی یاد کر لیتے تھے نتیجہ یہ تھا کہ سارے ابواب اور مضمون کے عنوان انہیں محفوظ رہتے تھے۔

کنز الدقائق اور اس کے غیر ظاہر الروایہ وغیرہ مفتی بہا مسائل:

امام نسفی نے اپنی اس مختصر میں دو باتوں کا خاص اہتمام کیا ہے اول یہ کہ اس میں بالالتزام وہی مسائل ذکر کئے ہیں جو ائمہ احناف سے ظاہر الروایہ ہیں قال صاحب البحر فی ذیل مسئلہ فما کان ینبغی للمولف ذکرہ فی المتن لانه موضوع لظاہر الروایۃ۔“ (بحر ص ۲۳۲، ج ۷) دوم یہ کہ اس میں زیادہ تر ائمہ ثلاثہ کے وہی اقوال لئے ہیں جو مفتی بہا ہیں لیکن کچھ مسائل ایسے بھی ہیں جو غیر ظاہر الروایہ اور غیر مفتی بہا ہیں۔

لیکن وہ کون کون سے مسائل ہیں جن کے متعلق حتمی طور پر یہ کہا جاسکے کہ یہ غیر ظاہر الروایہ اور غیر مفتی بہا ہیں۔ یہ مسئلہ نہایت اہم اور وقت طلب ہے کیونکہ نہ اس کے متعلق کسی شرح میں تعرض ہے اور نہ حواشی میں اس کی نشاندہی ہے۔ بجز چند مسائل کے جن کے متعلق ارباب حواشی نے چند مختلف مقامات میں کہا ہے کہ یہ غیر ظاہر الروایہ یا غیر مفتی بہا ہیں ہم نے بڑی کاوش اور

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۶۸﴾ رجب الثانی ۱۴۲۵ھ ☆ جون ۲۰۰۴ء
نہایت عرق ریزی کے بعد صد ہا کتب فقہیہ کے مطالعہ سے وہ مسائل ترتیب کے ساتھ مع حوالہ جات
جمع کئے ہیں جو غیر ظاہر الروایہ یا غیر مفتی بہا ہیں۔ اگر ان کی تفصیل مطلوب ہو تو ہماری شرح ”معدن
الحقائق“ کے مقدمہ کی طرف رجوع کرو۔

کنز الدقائق اور اس کی شروحات :

یوں تو متن مذکور اپنی جامعیت اور تربیت و تہذیب کے ساتھ ساتھ حسن اختصار کی وجہ
سے یوم تصنیف سے لے کر آج تک ہمیشہ ہی ارباب قلم کا منظور نظر رہا ہے اور مختلف اہل علم
حضرات زلیعی، عینی، حلبی، مقدسی اور کرمانی وغیرہ نے اس پر قلم اٹھایا ہے اور بیسیوں شروحات
معرض وجود میں آچکی ہیں جن کی فہرست درج ذیل ہے لیکن علامہ ابن نجیم مصری کی شرح البحر
الرائق کشف مغلفات، توضیح معصلات اور تصریحات و تفریعات میں اپنی نظیر آپ ہے ولنعم ما
قال المنصور التبلسی۔

على الكنز في الفقه الشروح كثيره بحار تفيد الطالبين لاليا
ولكن بهذا الجرح صارت سواقيا ومن درد البحر مستقل السواقيا (۱)

فہرست شروحات و حواشی کتاب کنز الدقائق

نمبر شمار	شرح	مصنف	سن وفات
۱	البحر الرائق فی شرح	زین العابدین بن ابراہیم بن محمد بن محمد بن محمد بن بکر	۹۷۰ھ
۲	کنز الدقائق	معروف بابن نجیم	۷۴۳ھ
۳	تیمین الحقائق	فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی الزلیعی	۷۴۳ھ
	لما الترفی من الدقائق		
۳	رمز الحقائق شرح	قاضی بدر الدین محمود بن احمد العینی	۸۵۵ھ
	کنز الدقائق		
۴	المطلب الفائق	علامہ بدر الدین محمد بن عبدالرحمن العینی الدیری	
۵	النہر الفائق	سراج الدین عمر بن ابراہیم بن محمد بن محمد بن محمد بن بکر الشہید بابن نجیم۔	۱۰۰۵ھ

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۶۹﴾ ربیع الثانی ۱۴۲۵ ھ ☆ جون ۲۰۰۴ء

۶	مستخلص الحقائق	شیخ ابراہیم بن محمد القاری
۷	الضرر اند فی حل	مصطفیٰ بن بابی معروف بابی زاده
۸	المسائل والقواعد	شیخ عبدالرحمن عیسیٰ العری
۹	فتح مسالک الرمزی	معین الدین ہروی معروف بملا مسکین
۱۰	شرح مناسک الکفر	قاضی عبدالبرین محمد معروف بابن الشنہ حلبی
۱۱	شرح کنز الدقائق	الخطاب بن ابی القاسم القرہ حصارى
۱۲	ایضاً	شمس الدین محمد بن علی القوج حصارى
۱۳	ایضاً	قاضی زین العابدین عبدالرحیم بن محمود العینی
۱۴	ایضاً	شیخ علی بن محمد الشمیری بابن غانم مقدسی
۱۵	ایضاً	شیخ قوام الدین ابوالفتوح مسعود بن ابراہیم کرمانی
۱۶	ایضاً	ابن سلطان قطب الدین ابوعبداللہ محمد بن محمد بن عمر الصالحی
۱۷	ایضاً	شیخ ابو حامد محمد بن احمد بن الضیاء المکی
۱۸	ملقط الدقائق	للاوالمعارف محمد عنایت اللہ قادری لاہوری
۱۹	حاشیہ کنز الدقائق	مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی
۲۰	حاشیہ کنز الدقائق	مولانا محمد اعجاز علی بن محمد مزاج علی
۲۱	احسن المسائل ترجمہ اردو	مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی
۲۲	ترجمہ فارسی	از شاہ اہل اللہ (برادر حضرت شاہ ولی اللہ) دہلوی
۲۳	ظہیر الحقائق	از ظہیر احمد سہوانی
۲۴	(ترجمہ اردو)	
۲۵	معدن الحقائق	از راقم سطور محمد حنیف غفرلہ گنگوہی
۲۵	(شرح اردو)	
۲۵	تحفۃ العجم فی فقہ	از مولانا محمد سلطان خان
	الامام الاعظم (اردو)	کے بعد